احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 9- فروری 1999ء

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

منگل 9- فروری 1999ء - 22 شوال 1419 ہجری - 9 تبلیغ 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 31

اللہ تبتّل کرنے والے کو پسند کرتا ہے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

اللہ اس انسان سے محبت کرتا ہے جو متقی ہو' دنیا سے بے نیاز ہو اور گمنامی اور گوشہ نشینی کی زندگی بسر کرنے والا ہو۔ (صحیح مسلم کتاب الزھد)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کو چاہئے کہ ہر ایک کاروبار میں تبتل الیہ (-) کا مصداق ہو یعنی ہر ایک کام کو اس طرح سے بجالاوے گویا وہ خود اس میں نفسانی حظ کوئی نہیں رکھتا۔ صرف خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت کی وجہ سے بجا لا رہا ہے اور اسی نیت سے مخلوق کے حقوق کو ادا کرنا دین ہے ہر ایک بات اور کام کا آخری نقطہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی ہونی چاہئے۔ اگر دنیا کے لئے ہے تو خدا تعالیٰ کا غضب کماتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 600)

اگر کوئی شخص یہ عہد اور اقرار کرنے کے بعد ہمارے کسی فیصلہ پر خوشی کے ساتھ رضا مند نہیں ہوتا بلکہ اپنے سینہ میں کوئی روک اور اٹک پاتا ہے تو یقیناً کہنا پڑے گا کہ اس نے تبتل حاصل نہیں کیا اور وہ اس اعلیٰ مقام پر نہیں پہنچا جو تبتل کا مقام کہلاتا ہے' بلکہ اس کی راہ میں ہوائے نفس اور دنیوی تعلقات کی روکیں اور زنجیریں باقی ہیں اور ان حجابوں سے وہ باہر نہیں نکلا جن کو پھاڑ کر انسان اس درجہ کو حاصل کرتا ہے۔ جب تک وہ دنیا کے درخت سے کاٹا جا کر الوہیت کی شاخ کے ساتھ ایک پیوند حاصل نہیں کرتا۔ اس کی سرسبزی اور شادابی محال ہے۔ دیکھو جب ایک درخت کی شاخ اس سے کاٹ دی جاوے تو وہ پھل پھول نہیں دے سکتی خواہ اسے پانی کے اندر ہی کیوں نہ رکھو اور ان تمام اسباب کو جو پہلی صورت میں اس کے لئے مایہ حیات تھے' استعمال کرو' لیکن وہ کبھی بھی بار آور نہ ہو گی۔ اسی طرح پر جب تک ایک صادق کے ساتھ انسان کا پیوند قائم نہیں ہوتا وہ روحانیت کو جذب کرنے کی قوت نہیں پا سکتا۔ جیسے وہ شاخ تنہا اور الگ ہو کر پانی سے سرسبز نہیں ہوتی۔ اسی طرح پر یہ بے تعلق اور الگ ہو کر بار آور نہیں ہو سکتا۔ پس انسان کو متبتّل ہونے کے لئے ایک قطع کی ضرورت بھی ہے۔ اور ایک پیوند کی بھی۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 553)

سال کے آخر میں چندہ تحریک جدید دینے کا مت خیال کرو

○ "یاد رکھو نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ سال کے آخر میں دے دیں گے بعض اوقات وہ دے نہیں سکتے...... پس مت خیال کرو کہ سال کے آخر میں دے دیں گے جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں وہ بھول بھی جاتے ہیں پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے جو شخص آج دیتا ہے وہ اگلے سال میں دینے والے سے گیارہ ماہ پہلے ثواب حاصل کرتا ہے ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے۔"

(کتاب مالی و جانی قربانیوں کے مطالبات ص 56)

اپنا چندہ تحریک جدید جلد ادا فرما کر محبوب امام کی دعائیں اور رضائے الٰہی حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبتل کا مطلب خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہو جانا ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز)

تبتل کا مطلب یہ ہے کہ ایسے جدا ہو جائے کہ گویا دنیا سے کٹ گیا ہے اور خالصتاً اللہ ہی کے لئے ہو گیا ہے۔ یہاں تبتل کا یہ معنی نہیں کہ دنیا سے ہر قسم کے تعلقات کاٹ لے۔ مگر ایسے تعلقات رکھے کہ تعلقات کے رہتے ہوئے بھی بظاہر یعنی تعلقات ظاہری طور پر رہیں لیکن دل ہمیشہ مائل بخدا رہے۔ یہ معنی ہے تبتل کا جو دراصل نبوت کے آغاز سے پہلے شروع ہو جاتا ہے اور اس مضمون کو میں بعض احادیث نبویہ کی روشنی میں آغاز ہی میں کھولوں گا۔

یہ خیال کہ نبی' نبی بننے کے بعد تبتل کرتا ہے یہ درست نہیں۔ تبتل کے نتیجے میں نبی بنتا ہے۔ یہ ایک نمایاں فرق ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔ اور ہر بڑا درجہ خواہ نبوت کا نہ بھی ہو صالحیت کا ہی ہو وہ تبتل ہی کی ایک سیڑھی ہے اور تبتل ہی کے ذریعے سے یہ سارے درجے عطا ہوتے ہیں۔ پس اس مضمون سے متعلق میں کچھ احادیث' کچھ حضرت مسیح موعود کے اقتباسات آج آپ کے سامنے رکھوں گا۔ الحکم جلد 5-10/ اکتوبر 1901ء صفحہ 3 پر حضرت مسیح موعود نے اس آیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا "خلاصہ کلام یہ ہے کہ خدا ہی کی رضا کو مقدم کرنا تو تبتل ہے۔ تو تبتل اور توکل توام ہیں۔ تبتل کا راز ہے توکل اور توکل کی شرط ہے تبتل اور یہی ہمارا مذہب اس امر میں ہے"۔

توام جڑواں کو کہتے ہیں جیسے جڑواں بھائی جو ایک دوسرے کے ہم شکل ہوں یا جڑواں بچے جو کلیتہً ایک دوسرے سے مشابہ ہوں اسی طرح حضرت مسیح موعود کے نزدیک تبتل اور توکل ہیں۔ جتنا تبتل دنیا سے کرو گے اتنا ہی لازماً توکل اللہ پر ہونا چاہئے۔ اور جتنا توکل اللہ پر ہو اتنا ہی تبتل کرو گے تو گویا ایک ہی مضمون کے دو نام ہیں تبتل اور توکل۔

اس سلسلے میں پہلی حدیث جو میں نے چنی ہے یہ ترمذی کتاب المناقب سے لی گئی ہے۔ (-) اس کا ترجمہ میرے سامنے رکھا گیا ہے وہ چونکہ درست نہیں تھا اس لئے میں نے وہ ترجمہ نہیں پڑھا۔ اس ترجمے سے یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا نبوت کے حصول کے بعد خلوت نشینی شروع ہوتی ہے' بالکل برعکس مضمون ہے۔ خلوت نشینی کے نتیجے میں نبوت ملتی ہے۔ اور پھر یہ خلوت نشینی ٹوٹتی کیوں ہے؟ اس لئے کہ حکماً وہ شخص مجبور کر دیا جاتا ہے کہ اب تمہیں باہر نکلنا پڑے گا۔ پس اس کا ترجمہ یوں بنتا ہے اول ما ابتدی به رسول الله ﷺ من النبوة نبوت کا آغاز جس چیز سے ہوا ہے یہ مراد نہیں ہے کہ نبوت کے بعد شروع ہوا ہے۔ آغاز ہی میں' بچپن ہی میں جس بناء پر نبوت عطا ہوئی تھی وہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا کی طرف تبتل فرما رہے تھے اور اس تبتل کے بغیر آپ کو نبوت عطا نہیں ہونی تھی کیونکہ تبتل نبوت کی پہلی شرط ہے اس کے بعد نبوت عطا ہوا کرتی ہے۔

(از خطبہ 13- نومبر 98ء الفضل انٹرنیشنل یکم جنوری 99ء)

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت 2 روپے 50 پیسے

ہمارا چاند قرآں ہے نمبر ۱۱

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر 3 حصہ نمبر 4
ریکارڈ شدہ 27- جولائی 1994ء

زندگی کی بناء

سورۃ البقرہ آیت 23- جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنا دیا- اور آسمان کو بنیاد بنا دیا- بناء کے تین معنے بنتے ہیں اور بھی ہوں گے لیکن بنیادی طور پر جو تین ہیں، پیش نظر ہیں وہ یہ ہیں- ایک بنیاد' ایک عمارت' ایک چھت- میں نے بنیاد ہی کا ترجمہ کیا ہے لیکن جس رنگ میں کیا ہے اس سے آپ پر یہ مضمون کھل جائے گا کہ کیوں کیا ہے- وہی خدا ہے جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا بنا دیا- جس نے آسمان پر تمہاری زندگی کی بناء رکھ دی- کیونکہ زندگی کی بناء آسمان پر ہے آسمان ہی سے جسمانی زندگی کا سامان اترتا ہے آسمان ہی سے روحانی زندگی کا سامان اترتا ہے یہ جو وہم ہے کہ پانی زمین پر بھی ہوتا ہے اس لئے یہ غلط ہے کہ آسمان پر بناء ہے یہ درست نہیں کیونکہ زمین کا پانی انسانی زندگی کو قائم رکھنے کے لئے کافی نہیں ہے وہ جب تک اٹھ نہ جائے اوپر اور صاف ہو کر نہ اترے اس وقت تک یہ ارضی زندگی- زمین پر پھیلی ہوئی زندگی کے کام نہیں آسکتا اس لئے بناء آسمان پر ہی ہے اور پانی سے خدا نے زندہ کیا مطلب یہ ہے مادی زندگی بھی پانی سے پیدا فرمائی اور روحانی زندگی بھی- آسمان سے الہام اترتا ہے تو زندگی پیدا ہوتی ہے اس لئے ترجمہ میں میں نے اس کی روح کی طرف اشارہ کیا ہے آسمان پر تمہاری زندگی کی بناء رکھ دی ہے آسمان سے تعلق رکھو گے تو زندگی کی جڑ قائم رہے گی- زندگی کی بنیادیں استوار رہیں گی- ورنہ منہدم ہو جاؤ گے تمہاری زندگی منہدم ہو جائے گی- معاً بعد اللہ تعالیٰ یہ فرما رہا ہے پانی اتارا- چھت ہو تو بارش کا کیا فائدہ- اگر اس کا ترجمہ چھت کر دیا جائے آسمان کو چھت بنا دیا- تو چھتوں سے تو بارش نہیں اترا کرتی- چھتوں پر اترا کرتی ہے اور اگر چھت آجائے تو بارش سے محروم کر دیتی ہے اس لئے یہی ترجمہ ہے قرآن کریم کی بعد کی آیت اس مضمون کو بڑھا رہی ہے-

پھلوں کا رزق

سورۃ البقرۃ آیت 23- پھلوں میں سے کئی قسم کے رزق تمہارے لئے اس نے نکالے- پھلوں میں جو کئی قسم کے رزق ہیں اس میں بیج بھی ہیں- دو طرح سے رزق اللہ تعالیٰ دیتا ہے- بیجوں کے ذریعہ- کچھ بیج رزق بن جاتے ہیں کچھ بیج کے ارد گرد لپٹا ہوا مادہ رزق بن جاتے ہیں- بیج پھلوں سے باہر نہیں ہے- بیج کے اوپر جو چمٹ جاتی ہے چیز اس کو ہم پھل سمجھ لیتے ہیں بیج کو بیج کہہ دیتے ہیں- حالانکہ یہاں مراد ہر قسم کے رزق کا سامان جو زمین سے اگتا ہے اور اس پر زندگی کی بناء ہے اسے پھل کہا گیا ہے-

شرک نہ کرنے کی وجہ

سورۃ البقرہ آیت 23- اللہ کا شریک نہ بناؤ یہاں شرک کا مضمون ہے پہلے کفر اور نفاق کا مضمون تھا- اب شرک کا مضمون داخل کر دیا ہے-

اور سورۃ بقرہ جوں جوں آگے بڑھے گی یہ شریعت کے مضمون کو پھیلاتی چلی جاتی ہے اور کائنات کے مضمون کو بھی ساتھ ساتھ پھیلاتی چلی جاتی ہے اور اس پہلو سے عجیب سورۃ ہے یہ اپنی ذات میں اکیلی سورۃ ہے جو زندگی کے اکثر پہلوؤں پر حاوی ہے پس اللہ تعالیٰ یہاں فرماتا ہے کہ کیوں شرک نہ کرو، بتایا ہے پانی کو خدا نے اتارا ہے کسی اور نے تو نہیں اتارا- اور تمہاری زندگی کی بناء بھی اسی پانی پر ہے ہر قسم کے پھل بھی اللہ ہی نے پیدا کئے ہیں کوئی اور بت کوئی اور فرضی چیز اس نظام میں شامل نہیں نظام کائنات ایک ہی ذات سے نکلا ہے- اسی کی مقدرت میں ہے اور کسی کی طاقت میں نہیں- اور دونوں قسم کی زندگیاں آسمانی پانی پر منحصر ہیں تو شرک کر کے جاؤ گے کہاں- شرک ہو کیسے سکتا ہے- اس لئے عقل سے کام لو وانتم تعلمون سے مراد یہ ہے- یہ جو ہم نے باتیں بیان کی ہیں تمہیں اچھی طرح پتہ ہے- کون ہے جو اس بات کو نہیں جانتا- علم کے باوجود پھر شرک کے اندھیروں میں بھٹکنا بہت بڑا پاگل پن ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"جس نے قرآن کو اونچی آواز میں پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے ظاہری طور پر صدقہ دیا- اور جس نے اسے آہستہ آواز میں یعنی پوشیدہ طور پر پڑھا تو وہ اس شخص کی طرح ہے جس نے پوشیدگی میں صدقہ دیا-"
(ترمذی ابواب فضائل القرآن)

غزل

کوئی پکارتا ہے یہ بوجھ تلے دبا ہوا
آتا نہیں قریب کیوں؟ میرے خدا کو کیا ہوا
خستگی کا یہ حال ہے سبکی نظر میں آگیا
دامن بھی ہے جو تار تار چاک بھی یہ پھٹا ہوا
میرے سمندِ شوق کی کھینچی گئی زمام بھی
میرے محلِ فکر پہ پہرا بھی ہے لگا ہوا
کیسا ہے کم نصیب وہ جس کی دُعا ہو بے اثر
آہ بھی رائیگاں گئی نالہ بھی نارسا ہوا
ایسی چلی ہوا کہ یہ حالتِ انتشار ہے
نفس کہیں، نظر کہیں، دل ہے کہیں پڑا ہوا
جھولی بھی ہے پھٹی ہوئی، ہاتھ بھی ہیں کٹے ہوئے
کاسۂ دل مگر مرا سامنے ہے دھرا ہوا
تلخیٔ کھلے کلام میں کوئی بعید تو نہیں
سینہ بھی ہے سلگ رہا، ذہن بھی ہے تپا ہوا
پوچھ رہا ہے آئینہ چہرہ یہ کیوں بدل گیا
بگڑے ہوئے ہیں نقش بھی رنگ بھی ہے جلا ہوا
وقت کے چکروں میں تو گھوم گیا دماغ بھی
نظریں بھی مضمحل سی ہیں جسم بھی ہے تھکا ہوا
کس کو خبر کہ کون کون اس سے ہوا ہے فیضیاب
دیمک زدہ سا پیڑ جو تنہا ہے اب کھڑا ہوا
پنکھ پکھیرو اُڑ گئے زرد رتوں کو دیکھ کے
کتنے ہی گرم و سرد یہ سہہ کے ہے کھوکھلا ہوا
کسی عجیب بات ہے چرکے لگا کے آپ ہی
دِل کو تڑپتا دیکھ کے پوچھتے ہیں کہ کیا ہوا؟
رات بھی جاگ جاگ اٹھی سوزِ دروں کے شور سے
سینۂ دلفگار میں حشر سا اک بپا ہوا
میری خودی کا زعم بھی اشکوں کے ساتھ بہہ گیا
ٹوٹے ہیں بند ضبط کے دِل ہے بہت بھرا ہوا
ٹانکے سبھی ادھڑ گئے، زخم سبھی ہرے ہوئے
کتنے ہی یاد آگئے جب کوئی سانحہ ہوا
ٹیڑھی نظر سے دیکھتا غیر کی کیا مجال تھی
تیری نگاہ دیکھ کے اسکو بھی حوصلہ ہوا

محترمہ صاحبزادی امتہ القدوس بیگم صاحبہ

وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے

عالمی درس القرآن کے اختتام پر دعائیہ تحریکات

دعاؤں سے حیرت انگیز معجزات رونما ہوتے ہیں (فرمودہ 17 جنوری 1999ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بصرہ العزیز نے 28- رمضان المبارک 1419ھ بمطابق 17- جنوری 1999ء کو عالمی درس قرآن کے آخر پر اجتماعی دعا کروائی تھی- اور باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے سے قبل دعا کے لئے تحریکات کی تھیں- ان کا مختصر خلاصہ 21- جنوری 99ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے- مگر یہ مستقل اہمیت رکھنے والی دعائیہ تحریکات ہیں اس لئے اب نسبتاً تفصیلی رنگ میں شائع کی جارہی ہیں-

حضور نے سورۃ نساء کی تفسیر کے اختتام پر فرمایا-

آخری دعا کے تعلق میں ایک عالم نے مشورہ دیا کہ آخری دعا سے پہلے جو قرآن کریم کی آخری تین سورتوں کا درس دینے کا سلسلہ چلا آرہا ہے وہ اس وجہ سے تھا کہ رمضان میں سارے قرآن کریم کا درس دیا جاتا تھا اس لئے آخری تین سورتیں چھوڑ دی جاتی تھیں- ان کا درس خلیفۃ المسیح دیتے تھے- اس عالم نے کہا کہ آپ نے تو ابھی سورہ نساء ختم کرنی ہے- اس لئے آخری تین سورتیں کا درس دینے کی بات جچتی نہیں- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک لحاظ سے تو یہ بات درست ہے- مگر آخری تین سورتوں کے درس کا جو سلسلہ ہے اس کی بھی ایک اہمیت ہے- آخری تین سورتیں دعاؤں کی جان ہیں ان میں تین باتیں ہیں جو آخری زمانے کے لئے ضروری ہیں- ان میں توحید باری تعالیٰ کا بیان ہے- یہ فرمایا ہے کہ یہ اعلان کرتے چلے جاؤ کہ توحید باری تعالیٰ کے بغیر کوئی نجات نہیں- یہ اعلان قیامت تک ہوتا چلا جانا چاہئے- جب تک ایک خدا کی بادشاہت قائم نہ ہو جھوٹے خدا مٹ سکتے ہی نہیں- ہر دعا کے آخر پر ایک خدا کی توحید کا اعلان کرتے چلے جاؤ- آج دنیا کی نجات اسی سے وابستہ ہے- ساری دنیا پر جھوٹے خدا قابض ہیں لاکھوں کروڑوں اربوں تکلیفیں ہیں جن میں دنیا مبتلا ہے- ان میں سے کس کس کے لئے دعا کی جائے- اس لئے مرکزی دعا یہ ہے کہ توحید کے قیام کے لئے دعا کی جائے- اور جماعت احمدیہ کے لئے بھی دعا کرو کہ اسے توحید کے قیام کی توفیق ملے-

حضور نے فرمایا تمام گزشتہ صلحاء کے لئے جن سے ہم نے فیض پایا اور اس درس میں بھی ان کا بار بار ذکر ہوا ہے- ان کو اگر نکال دیا جائے تو بہت تھوڑا مواد بحث کے لئے رہ جائے گا ہو سکتا ہے کہ ان باتوں کی طرف توجہ ہی نہ جاتی- ہم ان کی بات قبول کریں یا نہ کریں ان کا جاری احسان ہمارے اوپر ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اسلام اور عالم اسلام کے لئے دعا کریں- دجال کے فتنوں سے بچاؤ کے لئے دعا کریں- امن عالم کو لاحق خطرات سے بچاؤ کے لئے دعا کریں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا احمدیت کی پہلی صدی میں وہ تمام خدام احمدیت جنہوں نے صدی کی عمارت بنائی اور آئندہ صدی کے ئے تیاری کی ہے- آج یہ عمارت جس کی بلندی سے ہم دنیا کو دیکھ رہے ہیں وہ ان کی محنتوں اور دعاؤں کے بغیر نصیب ہو ہی نہیں سکتی تھی- اس لئے کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں کہ تمہیں زیادہ اونچی جگہ مل گئی ہے- انہوں نے سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور بھول گئے کہ ہم دکھائی دیں گے یا نہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نظام جماعت عالمگیر بہت بڑی نعمت ہے اس کی حفاظت کے لئے دعائیں کریں- نظام جماعت ایک پیالے کی طرح ہے- جس کے ذریعہ دودھ کی حفاظت کی جاتی ہے- حضور نے فرمایا قضائی فیصلوں سے انحراف کے واقعات ہوتے ہیں- قضا تو ہمارے آقا کا قائم کردہ نظام ہے- انہوں نے فرمایا- اگر میں بھی غلط فیصلہ کر دوں تو پھر بھی اطاعت ضروری ہے- حالانکہ یہ بات محال اور ناممکن ہے- اس لئے جو لوگ قضا کے نظام کو رد کریں گے وہ ظالم لوگ ہوں گے- اور لوگوں کی تباہی کا موجب ہوں گے- بعض لوگ کہتے ہیں قضا کے نظام سے انحراف سے کوئی فرق نہیں پڑتا- وہ باغی بن گئے اور کوئی فرق نہیں پڑا- حضور نے فرمایا قضا کے نظام کا قیام ہمیشہ میرے پیش نظر رہتا ہے تسلیم ہے کہ غلط فیصلہ بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کی تعمیل ضروری ہے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا وقف کا نظام' واقفین نو' نومبایعین' نظام وقف کے ذریعے پیدا ہو رہے ہیں- دونوں صورتوں میں عارضی وقف اور مستقل وقف کرنے والے اور وہ لوگ جنہوں نے نومبایعین کو ہدایت بخشی ان سب کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ نومبایعین کے سب دکھ دور کرے چاہے وہ ذاتی ہوں یا جماعتی ہوں-

شہدائے احمدیت کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کی آواز بھرا گئی حضور نے فرمایا یہ لفظ ایسا ہے جو دل کو زخمی کرتا اور خون سے بھر دیتا ہے بہت بڑا مقام حاصل کر گئے مگر جن کے اہل و عیال اور بچے پیچھے ہیں وہ جتنا چاہے صبر کرلیں وہ تنہائی اور جدائی کو محسوس کرتے ہیں- بولیں یا نہ بولیں- اسیران راہ مولیٰ کا بھی یہی حال ہے- وہ مجھے صبر کی تلقین کرتے رہتے ہیں- ان کے لئے بہت دعا کریں-

درویشان قادیان نے بہت بڑی قربانی کی- ان کے لئے بھی دعا کریں- اہل ربوہ خصوصاً دعاؤں کے مستحق ہیں- قادیان سے ہجرت کے بعد ربوہ کو رفقاء کے نمونوں پر چلانے کی کوشش کی گئی ربوہ کو جو گندہ کرنے والے عناصر ہیں جو کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت دور بیٹھا ہے اب ہم جو چاہیں کریں- خدا ان کے منصوبوں کو نامراد کرے ان کے ہاتھ کاٹ ڈالے- ڈاکہ چوری کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اس طرح بے دست و پا کر دیا جائے کہ یہ شرارت کرنے کے اہل ہی نہ رہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مالی قربانیوں میں حصہ لینے والے اللہ کے فضل سے بے انتہا ہیں ان کی تعداد گنی نہیں جا سکتی- کچھ رپورٹیں آچکی ہیں کچھ ابھی نہیں آئیں- بعض نے اپنی قربانیوں کو خود دبایا ہوا ہے- تحریک جدید' وقف جدید اور دیگر تحریکات میں حصہ لینے والوں کے لئے دعا کریں- جتنے لوگ بھی مالی قربانی کی توفیق پاتے ہیں ان کے لئے دعا کریں-

حضور ایدہ اللہ نے انگلستان کی جماعت کے لئے خصوصی طور پر دعا کی تحریک فرمائی اور فرمایا انگلستان کی جماعت نے جو اعلیٰ نمونہ میری ہجرت کے بعد دکھایا اس کو میں ہمیشہ یاد رکھتا ہوں اور رکھتا رہوں گا- مرد' عورتوں' بچوں' چھوٹوں بڑوں سبھی نے خدمت کی- اللہ ان کی توفیق کو اور بڑھائے اور دنیا جہان کی نعمتیں ان کے مقدر میں کردے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مختلف النوع مسائل کا لوگ شکار ہیں مختلف بیماریوں کے شکار لوگوں کے لئے دعا کریں- دوا اختیار کرنا اپنی جگہ ہے مگر دوائیں دعا کے بغیر اثر نہیں کرتیں- حضور نے فرمایا بیمار معذور بچوں کے لئے دعا کریں بوڑھوں کے لئے دعا کریں- جو لوگ قرض اور چٹیوں کے بوجھ تلے دبے ہیں ان کے لئے دعا کریں- جنہوں نے قرض ادا کرنا ہوتا ہے ان کے لئے بڑی سخت چٹی ہے- اور جنہوں نے ادا نہیں کرنا ہوتا وہ تو دوڑے پھرتے ہیں- قرض تو ان کو ادا کرنا ہوگا- ورنہ ان کی نیکیاں قرض خواہوں کے تھیلے میں ڈال دی جائیں گی- اور اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو قرض خواہوں کی بدیاں ان کے تھیلے میں مزید ڈال دی جائیں گی- یہ عدل کا آخری تصور ہے-

حضور نے فرمایا دنیا میں ظلم کئے گئے غلط مالی بوجھ ڈالے گئے ازدواجی اور خاندانی جھگڑوں کا سلسلہ ختم ہونے میں نہیں آتا- اگر شادیاں تقویٰ کو سامنے رکھ کر کی جاتیں تو ناممکن تھا کہ جھگڑے چلتے- اور اگر چلتے تو آسانی سے ختم ہو جاتے- حضور نے فرمایا یتامیٰ اور حقوق سے محروم لوگوں کے لئے دعا کریں- ایسی بچیوں کے لئے دعا کریں جن کے رشتوں میں تاخیر ہو رہی ہے- بعض لوگ اپنی مالی منفعت کے لئے بچیوں کو ہنر سکھا دیتے ہیں کہ کمائی کریں- جب رشتہ کی عمر آجائے تو وہی وقت ہوتا ہے کہ رشتہ کر دیا جائے- اسی طرح اعلیٰ تعلیم کی خاطر بچیوں کے رشتے روک رکھنے جائز نہیں-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو بچیاں شکل و صورت کے اعتبار سے پسند نہیں کی جارہیں اس میں ان کا یا معاشرے کا کوئی قصور نہیں- اگر دعا سے کام لیں تو بعض بدصورت بچیوں کو بھی قدر دان خاوند مل جاتے ہیں- جو ساری عمر خدمت کرتے ہیں اس موقعہ پر دعائیں کام آسکتی ہیں- میں نے بھی بارہا ایسی دعاؤں کا تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ غیب سے رشتہ آجاتا ہے-

حضور نے فرمایا بے روزگاروں کے لئے دعا کریں کچھ میں صلاحیتیں موجود ہیں اور تیسری دنیا میں کثرت سے ایسے لوگ موجود ہیں- ٹیکسی چلانا مزدوری کرنا جو کام بھی ملے وہ کرنا چاہئے کوئی احمدی بے روزگار نہیں ہونا چاہئے-

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بے روزہ داروں کے لئے بھی دعائیں کریں جو چھوٹی سی بیماری کی آڑ میں روزے چھوڑ بیٹھے تو ایسی بیماری لاحق ہو گئی مثلاً ذیابیطس ہو گئی کہ روزے رکھنے ہی ناممکن ہو گئے- یہ سزا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا روزے کا اصل مقصد تو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنا ہے صرف سحری کھانا نہیں روزے سے پہلے اٹھ کر دعائیں کرنا ضروری ہے اپنے لئے- اپنے ماں باپ کے لئے- اور بچوں کے لئے کہ اللہ ان کو نیکیوں کے ذریعے ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنادے-

حضور نے فرمایا تاجروں کے لئے دعا کریں بعض اوقات وہ ابتلاء میں آجاتے ہیں- اللہ تعالیٰ ایسے احمدی تاجروں کو اپنے حفظ و امان میں رکھتا ہے آجر جن کو ملازم رکھتے ہیں ان کے حقوق ادا کریں- اجیر مالک کے حقوق ادا کریں-

حضور نے فرمایا تمام طلباء کے لئے دعا کریں صرف اپنے بچوں کے لئے دعا کافی نہیں یہ تو خود غرضی ہے جس سے دعاؤں کی قبولیت متاثر ہو گی- ہر طالب علم کے لئے دعا کریں-

خدا کی راہ میں تمام خدمت کرنے والوں کے لئے دعا کریں- ان کا علم بڑھے گا تو وہ کامیابی سے دعوت الی اللہ کر سکیں گے- اللہ تعالیٰ ان کو علم

لدنی عطا کرے دل میں روشنی اور باتوں میں اثر عطا کرے۔

مقدمات میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لئے دعا کریں کچھ تو للہ پکڑے گئے کچھ جو ویسے ہی مقدمات میں پھنسائے جاتے ہیں اللہ ان کو اجر دے اپنی تائید عطا فرمائے۔ دعا کریں تو اللہ دل پھیر دیتا ہے۔ اس کے لئے

اللھم انا نجعلک فی نحورھم و

نعوذبک من شرورھم کی دعا کریں۔

حضور نے فرمایا ابتلاؤں کے دور کے خاتمے کے لئے تو دعا نہیں ہو سکتی۔ اس سے تو اڑان اونچی ہوتی ہے۔ انبیاء بھی ابتلاؤں میں ڈالے جاتے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ جس ابتلاء میں ڈالے اس میں کامیابی عطا کرے ناکامی نہ ہو۔ چھوٹے موٹے ابتلاء جو زندگی میں آتے ہیں اس کی مثال اس طرح ہے کہ بچے کو زبردستی ٹیکہ لگوایا جاتا ہے پھر ٹیکہ سے بخار بھی ہو جاتا ہے تو ماں بخار کے دوران جاگتی رہتی ہے۔ اللہ تو ماں سے کروڑوں اربوں گناہ زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔ اس لئے یہ دعا کریں ربنا افرغ علینا صبراً...... یعنی اللہ ہمیں صبر گھوٹ کر پلا دے روح کے آخر تک پہنچ جائے۔ ہر ابتلا میں ثابت قدم رکھے۔ گھبرا نہ جائیں۔

جو لوگ ظلم سے باز نہیں آ رہے ان کے لئے مسیح موعود کی الہامی دعا کریں۔

انہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور جماعت کے ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اے خدا ان کے ٹکڑے کر دے ان کو پیس کر رکھ دے یہ دعا آجکل کے لحاظ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ سب کو نہ مار شریروں کو مار۔ اس سے بددعا کا تصور بھی ختم ہو جاتا ہے۔ ان شریروں کے خلاف دعا قوم کے حق میں دعا ہے۔

حضور نے فرمایا ان مسلمانوں کے لئے دعا کریں جن کے حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ بوسنیا کشمیر ہندوستان اور اس طرح اور بھی مسلمان جن کے حقوق غصب ہو رہے ہیں۔ ہماری دعا ہندوستان کے خلاف نہیں۔ ظلم سے روکنا بھی تو اس کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سیرالیون کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک کی۔ اور فرمایا کہ سیرالیون کے ایمبیسیڈر نے بار بار پیغام بھجوایا ہے۔ اس ملک کے پاس سونا اور بڑی دولت ہے مگر ملکی صورت حال بدامنی کی وجہ سے ناگفتہ بہ ہے۔ بھائی بھائی کو کاٹ رہا ہے۔ ظالموں نے ایسے ظلم کئے ہیں کہ معصوم آدمیوں کی ٹانگیں ہاتھ ہمیشہ کے لئے بیکار کر دیئے ہیں۔ یعنی جن کو زندگی مل گئی وہ کام کرنے سے محروم رہ گئے۔ حضور نے فرمایا جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک کے لوگوں کے لئے امداد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔

حضور نے فرمایا حوادث زمانہ کا شکار ہونے والوں کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس درس کے دوران خصوصیت سے جن لوگوں نے حوالوں کی تلاش میں مدد دی ان کے لئے دعا کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے ایک عمومی دعا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا دنیا میں کتنے مظالم پھیلے پڑے ہیں۔ دنیا مظالم کے چنگل میں ایسی پھنسی ہوئی ہے کہ ناممکن ہے کہ جماعت احمدیہ کسی ظاہری کوشش سے اس کا قلع قمع کر سکے۔ اور ان کے سورسز (منبعوں) پر ہاتھ ڈال سکے۔ حضرت مسیح موعود کو اللہ نے سکھایا ہے کہ یہ کام دعا ہی کے ذریعہ ہوگا۔

حضور نے فرمایا ارجنٹائن میں آدمی بھیجے وہاں پر جو مظالم سامنے آئے وہ حیرت انگیز تھے سپینش اور اٹیلین قوموں نے مقامی آبادی کو یکسر مٹا دیا۔ کہ دیکھنے کو کوئی نہیں ملتا۔ اور خود ساری سرزمین ہتھیا لی یہی خونی ہیں جنہوں نے ساری دنیا کا خون چوسنے کی تیاریاں کر رکھی ہیں۔ ہمارے نمائندہ مکرم کرم الٰہی ظفر صاحب مرحوم کے صاحبزادے وہاں گئے ہیں اور یہ ساری تفاصیل بتائی ہیں۔

حضور نے فرمایا جنوبی امریکہ کی ریاستوں میں یہ صورت حال ہے کہ کھلم کھلا ریڈیو ٹی وی پر پرچار ہو رہا ہے کوئی خدا نہیں خدا کا انکار کرو گے تو نوکریاں اور فوائد ملیں گے۔ یہ ملک ہیں جہاں فری میسن مسلط کئے گئے۔ تاہم اللہ نے خوشخبری دی تھی کہ فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں گے۔ دعا کریں کہ خدا ایسے بدبختوں کی صف لپیٹ دے۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے لیکن خدا تو کر سکتا ہے۔ یہ ملک کیتھولک ہیں مگر یہود کے پنجے میں اتنے سخت کسے ہوئے ہیں کہ کسی کو حرکت کی مجال نہیں۔ حضور نے فرمایا ارجنٹائن میں یہودی معبد کو بم سے اڑانے کا جو واقعہ ہوا تھا یہ یہودی ایجنسیوں نے خود کیا تھا تاکہ مسلمانوں کو بدنام کیا جاسکے۔

حضور نے فرمایا آخر میں میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہوں دنیا ہماری چیخیں نہ سنے خدا علیم و خبیر اور علیم و سمیع سن رہا ہے۔

آیئے دعا کریں۔ اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے احمدیوں نے ایم۔ ٹی۔ اے کی وساطت سے شرکت کی۔

بقیہ صفحہ 5

شامل کیا۔ 14 دیہاتوں کے 41 خاندانوں میں 175 کلو اجناس جن میں چاول' چینی اور گھی وغیرہ شامل تھے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ 14 نزدیکی مقامات کے 407 بچوں اور بچیوں میں ٹافیاں' چوڑیاں' جرابیں' ٹوپیاں' غبارے بطور عیدی تقسیم کئے گئے۔ نیز چھ ہزار روپے سے زائد نقد رقم بھی مختلف محلہ جات میں بطور عیدی تقسیم کی گئی۔ اس کے علاوہ نماز عید کے موقعہ پر بیت الاقصیٰ میں ربوہ کی ڈیڑھ صد سے زائد ممبرات نے ڈیوٹیاں بھی دیں۔

یہ تو خدمت خلق کی ان مساعی کا تذکرہ تھا جو ربوہ کی سطح پر کی گئیں۔ مہتمم صاحب مقامی ربوہ اور محترمہ صدر صاحبہ لجنہ ربوہ کے مطابق ان کے علاوہ مختلف محلہ جات میں خدام اور اطفال اور لجنہ نے علیحدہ طور پر بھی پیارے آقا کی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی بدولت ہی اہل ربوہ کو عید کی حقیقی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ہر احمدی کو اپنے امام کی کامل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ صدیق احمد منور صاحب

جماعت احمدیہ مڈغاسکر کا پہلا جلسہ سالانہ

الحمدللہ کہ جماعت احمدیہ مڈغاسکر کو 10 اور 11۔ اکتوبر 1998ء کو ملک کے دارالخلافہ Tananare شہر میں اپنا پہلا جلسہ سالانہ کامیاب طور پر منعقد کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس عظیم ملک میں ہماری جماعت اپنے ابتدائی مراحل میں ہے۔ احمدی دوستوں کے لئے اس مبارک جلسہ کا انعقاد انتہائی حسین' ایمان افروز اور روح پرور تجربہ تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے جماعت احمدیہ ماریشس کے امیر صاحب مکرم امین جواہر صاحب بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ علاوہ ازیں ماریشس سے سات افراد پر مشتمل ایک وفد بھی شامل ہوا۔ جلسہ کا پروگرام 2۔ اجلاسات پر مشتمل تھا۔ یہ دونوں اجلاس احمدیہ سکول کی عمارت میں منعقد ہوئے۔

10۔ اکتوبر بروز ہفتہ کے اجلاس کی صدارت جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم داؤد عبداللہ صاحب نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم امیر صاحب ماریشس نے جلسہ کی افتتاحی تقریر میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے جلسہ کی بنیاد منشاء الٰہی کے مطابق رکھی اور اس کا مقصد ازدیاد علم و ایمان' باہمی محبت و تودّد اور صحبتِ صالحین کا حصول ہے۔ تقریر کے بعد آنمکرم نے دعا کرائی۔ بعد ازیں مکرم ریجا احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے "مڈغاسکر کے نوجوان اور جماعت احمدیہ کا پیغام" کے عنوان پر لوکل زبان ملغاش میں تقریر کی۔

پروگرام کے مطابق جلسہ کے دوسرے اجلاس کا انعقاد 11۔ اکتوبر بروز اتوار مکرم جناب امین جواہر صاحب' امیر جماعت احمدیہ ماریشس کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل مقررین نے حاضرین سے خطاب کیا۔ پریذیڈنٹ جماعت داؤد عبداللہ صاحب نے "مڈغاسکر میں تاریخ احمدیت" سیکرٹری جنرل صاحب نے "امام مہدی اور مسیح موعود کا ظہور" ہمارے عرب نو احمدی ڈاکٹر عبدالکریم عیسیٰ صاحب نے "دین اور ہماری ذمہ داریاں" اور خاکسار صدیق احمد منور نے "دین میں مذہبی رواداری" کے موضوع پر تقریر کی۔ جلسہ سالانہ کی اختتامی تقریر مکرم امیر صاحب ماریشس کی تھی۔ آپ نے اپنے پرجوش خطاب میں فرمایا کہ آج ساری دنیا کے لوگ متنوع قسم کے مسائل اور الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہیں جن کا حل ان کی مادی نظر کو نہیں مل رہا۔ اللہ نے آسمان سے سارے عالم کے مسائل حل کرنے کے لئے مامور زمانہ کو مبعوث فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ کے راستے میں اگرچہ مشکلات کے کانٹے ہیں مگر آخر کار احمدیت کو حقیقی فتح یابی نصیب ہو گی۔ آپ نے احمدی دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے فرمایا کہ آج دنیا کو تباہی سے بچانے کے لئے اللہ نے ہمیں ایک ہی راستہ بتایا ہے اور وہ دعوت الی اللہ کے میدان میں اپنی ساری طاقتوں کو جھونکنا ہے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور یوں ہمارا یہ مبارک اور پر کیف مبارک جلسہ سالانہ اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علی ذالک۔

اجتماعی دعا کے بعد لنچ کے طور پر مہمانوں کی خدمت میں ماریشس کی روایتی بریانی پیش کی گئی جو سب احباب نے پسند فرمائی۔ مستورات کے لئے سکول کی عمارت کے بالائی حصہ میں ٹیلی ویژن کے ذریعہ جلسہ سننے اور دیکھنے کا انتظام تھا۔ اس جلسے میں کل 90۔ افراد نے شرکت کی ریڈیو اور اخبارات میں وسیع پیمانہ پر خبریں نشر ہوئیں۔ ایک پرائیویٹ ریڈیو کے صحافی نے جلسہ کے آخر میں بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت ماریشس جلسہ سے دو روز قبل مڈغاسکر تشریف لائے۔ ان کا پانچ روزہ دورہ (8۔ اکتوبر تا 12۔ اکتوبر 1998ء) انتہائی مفید اور بابرکت رہا۔ لوکل پریس و ریڈیو پر جماعت کا خوب چرچا ہوا۔ آپ نے 9 اکتوبر کو بعد دوپہر 4 بجے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں صحافیوں کے بہت سے سوالوں کے جوابات دیئے۔ 10۔ اکتوبر کو 9 بجے سے 12 بجے تک پہلا احمدیہ اسپورٹس ڈے زیر صدارت مکرم امیر صاحب منایا گیا کثیر تعداد میں عیسائی نوجوان انتہائی جوش و خروش سے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ آخر میں مکرم امیر صاحب نے جیتنے والوں کے درمیان ٹرافی اور کپ اور تمغے تقسیم کئے یہ جملہ سامان مکرم امیر صاحب ماریشس لے کر آئے تھے۔ پروگرام کے مطابق مکرم امیر صاحب کی وزیر داخلہ سے ملاقات 11۔ اکتوبر کو مقرر تھی مگر حکومتی ذمہ داریوں کے وجہ سے وزیر صاحب نے ملاقات کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ لہٰذا مکرم امیر صاحب کی روانگی کے بعد ان کی طرف سے احمدیہ وفد نے 13۔ اکتوبر مکرم وزیر صاحب موصوف سے ملاقات کی اور قرآن مجید اور حضور انور کی کتاب

Revelation, Rationality, Knowledge And Truth

ان کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کی گئی جو انہوں نے خوشی کے ساتھ قبول کی۔

(الفضل انٹرنیشنل 22۔ جنوری 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون

خدمت بھی عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق)

رپورٹ: راشد جاوید شاہد

جب غریبوں کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھریں

غرباء کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی تحریک پر اہل ربوہ کا والہانہ ردِّ عمل

دنیا بھر میں پھیلے ہوئے دیگر احمدی احباب کی طرح اہل ربوہ بھی ہر سال اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں اپنی عید کو حقیقی عید بنانے کی سعی کرتے ہیں۔ لیکن اس بار جب ہمارے پیارے امام نے عید کی خوشیوں میں کمزوروں کو شامل کرنے کی خصوصیت سے نئی تحریک کی تو ساری دنیا کے احمدیوں کی طرح اہل ربوہ نے بھی پہلے سے بڑھ کر جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ ربوہ میں بسنے والے اطفال ہوں یا خدام' انصار ہوں یا لجنہ اماء اللہ سب اپنے جان سے پیارے امام کی آواز پر والہانہ انداز میں لبیک کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور خدمت خلق کے وہ نظارے دیکھنے کو ملے جس کو کماحقہ احاطہ تحریر میں لانا ممکن ہی نہیں۔ اس تحریک پر دو ذیلی تنظیموں کی مساعی کا ایک مختصر سا جائزہ پیش خدمت ہے۔

انفرادی رنگ میں جو مدد کی گئی وہ اس کے علاوہ ہے

خدام الاحمدیہ ربوہ کی مساعی

ربوہ کے خدام نے اپنے امام کی اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے مہتمم صاحب مقامی اور ناظم صاحب خدمت خلق نے بتایا کہ رمضان میں ویسے تو ہر بار ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے تحت اشیاء اکٹھی کر کے تقسیم کی جاتی ہیں کیونکہ پیارے آقا کی یہ مستقل ہدایت ہے اور اس حوالے سے رمضان المبارک سے قبل ہی محلہ جات کے زعماء کو اس بات کی تحریک کر دی گئی تھی۔ لیکن اس بار جب رمضان میں ہمارے پیارے امام نے خصوصیت سے اس بارے میں نئی تحریک کی تو اس کے بعد خدام اور اطفال نے ایک نئے جذبے سے کام کرنا شروع کر دیا اور خدا کے فضل سے پچھلے سال کی نسبت حیرت انگیز طور پر بہت زیادہ سامان اکٹھا ہوا۔ خدام کے تحت اکٹھے ہونے والے سامان کی تفصیل بتاتے ہوئے مکرم ناظم صاحب خدمت خلق نے بتایا کہ ربوہ کے مختلف محلہ جات سے ایک ہزار کلو سے زائد چاول اکٹھے ہوئے اور اتنی ہی مقدار میں چینی بھی اکٹھی ہوئی۔ سویوں کے تیرہ صد پیکٹ اکٹھے ہوئے۔ کپڑے دھونے والا صابن تین صد چھتیس کلو اکٹھا کیا گیا۔ جبکہ نہانے والے صابن کی چھ صد تہتر ٹکیاں اکٹھی کی گئیں۔ ساڑھے تین سو کلو کے قریب گھی اکٹھا ہوا اس کے علاوہ کچھ متفرق سامان بھی احباب نے بھجوایا۔ جس میں آٹا ماچسیں بسکٹ پتی وغیرہ شامل ہیں۔ اور دلچسپ امر یہ ہے کہ اس عید کا تصور چونکہ میٹھی عید کا ہوتا ہے اس لئے اس میں عموماً زردہ پکانے کے لئے چینی اور چاول خصوصیت سے تقسیم کئے جاتے ہیں لیکن اس بار چاولوں اور چینی کے ساتھ لوگوں نے کافی مقدار میں کشمش اور کھوپرا وغیرہ بھی بھجوایا۔ تاکہ زردہ کے پورے لوازمات اپنے بھائیوں میں تقسیم کئے جا سکیں۔ ناظم صاحب خدمت خلق نے بتایا کہ اکٹھے ہونے والے سارے سامان کے چھ سو تہتر پیکٹ بنائے گئے۔ جن میں سے چار صد سے زائد پیکٹ ربوہ میں تقسیم کئے گئے۔ اور اڑھائی صد سے زائد پیکٹ ربوہ کے قریبی شہر میں چند ایسے افراد میں تقسیم کئے گئے جن میں بعض اپنی غلطیوں کی وجہ سے ہمارے معاشرے سے کٹ جاتے ہیں اور بعض بالکل بے قصور بھی ہوتے ہیں ان میں بہت سے ایسے لاوارث بھی ہوتے ہیں جن کا اس دنیا میں کوئی پرسان حال نہیں ہوتا۔ عید سے چند دن قبل ربوہ سے ایک وفد وہاں گیا اور ان میں یہ اشیاء تقسیم کی گئیں۔ اس کے علاوہ عید کے روز مختلف افراد میں 95 کیک بھی تقسیم کئے گئے۔ ان سب اشیاء کی اگر مجموعی مالیت کا اندازہ کیا جائے تو یہ نوے ہزار کے قریب بنتی ہے۔

اطفال الاحمدیہ ربوہ کی مساعی

ربوہ کے شعبہ اطفال کی طرف سے بھی مکرم مہتمم صاحب مقامی کی اجازت سے منتظمین اطفال کو اس بابرکت کام میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی۔ ربوہ کے ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحب خدمت خلق نے بتایا کہ ہر سال کی طرح ربوہ کے اطفال نے بھی اپنے شعبہ خدمت خلق کے تحت عید کے موقعہ پر اپنے بھائیوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے اشیاء اکٹھی کرنا شروع کیں لیکن جب پیارے آقا کی طرف سے خصوصیت سے دوبارہ توجہ دلائی گئی تو اطفال میں ایک نیا جذبہ اور جوش پیدا ہو گیا۔ اور گزشتہ سال کی نسبت شعبہ اطفال میں بھی غیر معمولی طور پر زیادہ اشیاء اکٹھی ہوئیں۔

انہوں نے اکٹھی ہونے والی اشیاء کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ ربوہ کے شعبہ اطفال کے مختلف محلہ جات کے اطفال نے 550 کلو سے زائد چاول 300 کلو چینی 350 لائف بوائے کے صابن اور 525 سویوں کے پیکٹ اکٹھے کئے ان کے علاوہ 120 کلو آٹا' 80 کلو کپڑے دھونے والا صابن' 180 گھی کے پیکٹ اور 18 ڈبے نیڈو کے بھی اکٹھے کئے گئے۔

ان سب اشیاء کے دو صد پچھتر (275) پیکٹ بنائے گئے۔ ان میں سے ایک صد پچاس پیکٹ ربوہ کے قریبی شہر میں ایسے افراد میں تقسیم کئے گئے جو ہمارے معاشرے سے کٹے ہوتے ہیں۔ ان میں 16 کی تعداد میں ایسی خواتین بھی شامل تھیں جن کے ساتھ شیر خوار بچے بھی اپنے ناکردہ گناہوں کی سزا بھگت رہے تھے۔ ان کو ان پیکٹوں کے ساتھ ربوہ کے اطفال نے نیڈو دودھ کے ڈبے بھی بھجوائے۔ اور ان پیکٹوں میں بچوں کے لئے بسکٹ اور ٹافیاں وغیرہ بھی شامل کی گئیں۔ اس کے علاوہ ایسے ہی افراد سے تعلق رکھنے والے کم عمر بچوں میں بھی 50 سے زائد پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ معاشرہ سے کٹے ہوئے ان بچوں کی عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کے لئے ان کے پیکٹوں میں بسکٹ اور ٹافیاں وغیرہ بھی شامل کی گئیں۔ ان احباب میں یہ اشیاء تقسیم کرنے کے لئے ناظم صاحب اطفال ربوہ اور ان کی عاملہ کا ایک وفد گیا۔ اور انہوں نے بتایا کہ ان لوگوں کو جب یہ اشیاء پیش کی گئیں تو شکر و امتنان کے جذبے سے بعض کی آنکھیں بھر آئیں۔ خصوصاً بچوں نے بہت شکریہ ادا کیا۔ بقیہ پیکٹوں کو شعبہ اطفال کی طرف سے ربوہ میں ہی تقسیم کیا گیا۔ ان میں کچھ پیکٹ شعبہ اطفال کی طرف سے ڈاور بھی بھجوائے گئے۔

ناظم صاحب اطفال ربوہ نے بتایا کہ حضور کی اس نئی تحریک کے نتیجہ میں ربوہ کے اطفال نے بہت جوش و خروش سے اس کام میں حصہ لیا۔ ربوہ کا ایک ایسا محلہ جو نسبتاً مالی لحاظ سے کمزور تھا وہاں کے اطفال تھیلے لے کر چیزیں اکٹھی کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ اور ہر گھر جاتے وہاں سے جو کچھ ملتا تھیلوں میں جمع کر لیتے۔ کسی نے آٹا دیا کسی نے کچھ چاول دیئے وہ سب چیزیں انہوں نے بڑے شوق سے اکٹھی کر کے دفتر اطفال میں جمع کروائیں۔

یہ تو وہ اشیاء تھیں جو عید سے قبل تقسیم کی گئیں۔ عید والے دن ربوہ کے بچوں میں تحائف تقسیم کرنے کے لئے بھی باقاعدہ پروگرام بنایا گیا۔ اور چاند رات کو اطفال کی عاملہ کے جملہ ممبران اکٹھے ہوئے اور انہوں نے مل کر تین صد پچیس پیکٹ تیار کئے ان میں سے 80۔ پیکٹ مٹھائی کے ڈبوں پر مشتمل تھے جو نائب ناظر صاحب ضیافت کی طرف سے ربوہ کے اطفال میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے گئے تھے۔ بقیہ دو صد پینتالیس پیکٹ ربوہ کے اطفال کی طرف سے تیار کئے گئے۔ اور بچوں کے شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے اطفال کی طرف سے جو پیکٹ بنائے گئے ان میں سے ہر پیکٹ چاکلیٹ' بسکٹ اچھی قسم کی ٹافیاں' جوس کا ایک پیک (دو صد سولہ پیکٹ محترم صدر صاحب عمومی ربوہ کی طرف سے عید کے موقعہ پر ربوہ کے اطفال کے لئے تحفہ کے طور پر ملے) ایک چھوٹا کیک' میٹھی سونف' نمکو اور مٹھائی پر مشتمل تھا ان سب چیزوں کو ایک گفٹ پیک میں رکھ کر اس کو عید مبارک کے سٹکروں سے سجایا گیا۔ اور چاند رات کو دس بجے تک یہ تمام پیکٹ تیار ہو کر مقررہ جگہوں پر پہنچ گئے' کیونکہ ربوہ میں جن اطفال کو یہ پیکٹس دینے تھے ان کی فہرست پہلے ہی تیار ہو چکی تھی اور ساری عاملہ کے ذمہ مختلف محلہ جات لگا دیئے گئے تھے۔ اور پروگرام یہ بنایا گیا تھا کہ عید کی نماز کے معاً بعد مجلس عاملہ اطفال کا ایک رکن محلہ کے منتظم اطفال اور بلاک لیڈر کے ہمراہ جائے اور عید مبارک پیش کرتے ہوئے یہ پیکٹ تحفہ کے طور پر بچوں کی خدمت میں پیش کرے۔ اس سلسلہ میں اللہ کے فضل سے عید کے روز اطفال مقامی ربوہ کے عاملہ کے ممبران ہر محلہ میں پہنچے اور جنہوں نے یہ کام کیا ان سب کا متفقہ طور پر کہنا تھا کہ اس بار ہی ہمیں عید کی حقیقی خوشیاں نصیب ہوئیں۔ اور یہ سب ہمارے پیارے آقا کی بدولت ہی تھا۔ اور پھر جب حضور نے اپنے خطبہ عید میں شفقت کرتے ہوئے سب دنیا میں پھیلے' خدمت خلق میں حصہ لینے والے احمدیوں کا دعائیہ رنگ میں ذکر کیا تو گویا ہماری عید کو تو چار چاند لگ گئے۔

اس عید پر ربوہ کے اطفال کی طرف سے جو اشیاء اکٹھی کر کے تقسیم کی گئیں اگر ان کی مالیت کا اندازہ کیا جائے تو اللہ کے فضل سے چالیس ہزار روپے سے زائد بنتا ہے۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کی مساعی

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ربوہ کے مطابق اس بار ربوہ کی لجنہ نے بھی پہلے سے زیادہ جوش و خروش کے ساتھ خدمت خلق کے اس کام میں حصہ لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اس بار 28 حلقہ جات کے مستحق افراد میں 544 زنانہ' مردانہ اور بچگانہ نئے جوڑے تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ 55 دوپٹے اور 66 گرم چادریں بھی تقسیم کی گئیں۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ ربوہ کے مطابق ان کپڑوں کی فراہمی میں مکرمہ سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق اور ان کی نائبات نے بہت محنت کی۔ کپڑوں کے تھان خرید کر مسلسل کئی دن تک ان کے جوڑے کاٹ کر ترتیب دیئے گئے۔ پھر ان کو مختلف حلقہ جات میں تقسیم کیا گیا۔ ان کپڑوں پر اخراجات کا تخمینہ 63 ہزار روپے سے زائد ہے۔

سیکرٹری صاحبہ خدمت خلق کے مطابق ربوہ کے گردونواح میں پھیلے ہوئے دیہات میں بسنے والوں کو بھی لجنہ ربوہ نے اپنی عید کی خوشیوں میں

باقی صفحہ 4 پر

طب وصحت

سید ظہور احمد شاہ صاحب

انفلوئنزا (فلو)

انفلوئنزا ایک ایسے وائرس کی وجہ سے ہوتا ہے جس کا اثر بنیادی طور پر سانس کی نالی پر ہوتا ہے۔ اس کے حملہ کے نتیجہ میں بخار' سردی کا لگنا' سردرد' جوڑوں اور عضلات میں درد' اور عام کمزوری محسوس کی جاتی ہے اس کا عام طور پر علاج بستر میں مکمل آرام اور درد کو آرام دینے والی دوائیوں مثلاً اسپرین اور پیراسٹامول سے کیا جاتا ہے۔

عام طور پر انفلوئنزا سے پہلے کھانسی اور زکام کا حملہ ہوتا ہے جو کہ بعد میں انفلوئنزا میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہ ایک متعدی قسم کی بیماری ہے جس میں بہت جلد پھیل جانے کی اہلیت موجود ہوتی ہے۔ یورپ میں 1918-1919ء میں اس کا سب سے مہلک حملہ ہوا جس سے بے شمار لوگ مر گئے۔ اس سے پہلے 1889-1890ء میں بھی اس کا حملہ متعدی ثابت ہوا اور یورپ میں ہر جگہ پھیل گیا۔ لیکن اس زمانے میں اسپرین نے اس کی روک تھام میں کافی کام کیا لیکن پھر بھی اس سے بے شمار اموات واقع ہوئیں۔ فلو دراصل چھوت کی بیماری ہے جو اگر گھر میں ایک کو ہو جائے اور احتیاط نہ کی جائے تو گھر کے بقیہ لوگوں کو بھی لگنا یقینی ہوتا ہے۔ اس کے جراثیم سانس کی نالیوں اور پھیپھڑوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور مرض کی شدت کی صورت میں یہ مرض نمونیا کا بھی باعث بن جاتا ہے۔ اس مرض سے بچے اور بوڑھے اور کمزور انسان جلدی متاثر ہوتے ہیں۔ اس کی علامات میں جسم میں شدت کا درد اور سردی سے بخار' چھینکیں' گلے میں خراش اور آنکھوں سے پانی بہنا شامل ہوتا ہے۔ جسم میں ناقابل برداشت درد شروع ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ مریض ہذیان کا شکار بھی ہو سکتا ہے۔

خشک جاڑا اس کا بڑا محرک ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں ہوا کی آلودگی جو کہ گاڑیوں اور کارخانوں سے پیدا ہونے والے دھوئیں سے ہوتی ہے۔ گرد وغبار کا فضا میں پھیل جانا بھی ایک باعث ہوتا ہے جو بارش نہ ہونے کی صورت میں فضا میں موجود رہتی ہے۔ یہ آلودگیاں اس بیماری کو پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔

فلو کی شدت کی صورت میں کھانسی میں اضافہ ہو جاتا ہے جو کہ بعض دفعہ ناقابل برداشت ہوتا ہے۔ بے چینی کی وجہ سے مریض آرام سے سو بھی نہیں سکتا۔ ایسی صورت میں مریض کو مکمل آرام کرنا چاہئے اور بستر میں آرام سے لیٹے رہنا چاہئے اور علاج مسلسل طور پر جاری رکھنا چاہئے تاآنکہ آرام آجائے۔

جو لوگ فلو کے مریض کی خدمت اور دیکھ بھال پر لگے ہوئے ہوں انہیں چاہئے کہ مریض کے کپڑے مثلاً تولیہ وغیرہ ہرگز استعمال نہ کریں۔ اور نہ ہی مریض کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں نہ اس کا کسی قسم کا بچا ہوا کھانا یا مشروب استعمال کریں اس طرح فلو کے وائرس فوراً صحت مند افراد پر حملہ کر کے اس کو بھی بیمار کر دیں گے۔

اردگرد کی آبادی یا شہر میں اس بیماری کا حملہ عام ہو جائے تو ایسی صورت میں لوگوں کے اکٹھا ہونے کی جگہ میں جانے سے احتراز کیا جائے تو بہتر ہے۔

اور سب سے آخر میں یہ ضروری ہے کہ کسی مستند ڈاکٹر سے اس کا علاج کروایا جائے۔ اب تو کافی دوائیاں میسر ہیں جو جلدی ہی اس پر قابو پا لینے کی صلاحیت رکھتی ہیں اس لئے اگر مناسب علاج اور مکمل آرام کیا جائے تو جلد اس سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ضروری احتیاطیں کی جائیں تو گھر کے دوسرے لوگ بھی اس چھوت کی بیماری سے بچ سکتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31966 میں زیب النساء بنت منظور احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھاگووال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی وزنی 13 ماشہ مالیتی -/6000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زیب النساء ساکن بھاگووال P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 انور احمد مبشر وصیت نمبر 30532 گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31967 میں گلفام منور شاہد ولد رانا منور احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ساڑھے تئیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین برقبہ 5 ایکڑ 2 کنال مالیتی -/524500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7500 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد گلفام منور شاہد ساکن رائے پور P/O خان پور سیداں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 رانا غلام مصطفےٰ منصور وصیت نمبر 25677 گواہ شد نمبر 2 رانا اظہر احمد صدر جماعت احمدیہ رائے پور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 31968 میں محمد صدیق ولد فضل حسین قوم کشمیری بٹ پیشہ تجارت عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-9-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/150000 روپے۔ اور دوکان کریانہ مالیتی -/80000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500+1500 روپے ماہوار بصورت دکانداری + پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد صدیق ساکن پنڈی بھاگو P/O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 ملک بشارت احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر 27936 گواہ شد نمبر 2 مشتاق احمد رانا وصیت نمبر 18785۔

مسل نمبر 31969 میں صغیر فاطمہ زوجہ غلام رسول صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک سدیو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ ترکہ والد اڑھائی ایکڑ پونے چھ کنال واقع چک سدیو اور باقی چک رومالہ تحصیل و ضلع سیالکوٹ مالیتی -/250000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 10 مرلہ واقع چک سدیو ضلع سیالکوٹ مالیتی -/150000 روپے۔ 3۔ حق مہر -/1100 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں اور مبلغ 3200 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صغیر فاطمہ ساکن چک سدیو P/O مراکیوال ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 مبشر احمد وصیت نمبر 25080 گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد وصیت نمبر 24142۔

مسل نمبر 31970 میں کلثوم اختر زوجہ رانا الیاس احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت 1976ء ساکن بدوملی ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج تاریخ 98-10-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت زیور طلائی 6 تولہ مالیتی -/36000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ کلثوم اختر زوجہ رانا الیاس احمد زرگر بدوملی ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 رانا الیاس احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر 16970 گواہ شد نمبر 2 رانا نصیر احمد وصیت نمبر 16650۔

مسل نمبر 31971 میں عفیفہ ناصر بنت ناصر احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منصورہ آباد سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-8-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی بالیاں اور انگوٹھی وزنی ایک تولہ مالیتی -/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت خورونوش مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عفیفہ ناصر 205 منصورہ آباد سرگودھا گواہ شد نمبر1 محمد اشرف وصیت نمبر 26271 گواہ شد نمبر 2 ناصر احمد والد موصیہ

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 12- فروری 1999ء

12-40 رات- جرمن سروس-
1-45 رات- چلڈرنز کارنر-
2-05 رات- فرام دی آرکائیوز- طالب علموں کی مجلس عرفان-
2-55 رات- ہومیوپیتھی کلاس-
4-05 رات- عربی زبان سیکھئے-
4-20 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- بجرے پھل-
5-05 رات- تلاوت- درس حدیث- خبریں-
5-35 رات- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- کوئز- تاریخ احمدیت-
7-55 صبح- اردو کلاس-
9-10 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- بجرے پھل-
9-45 صبح- ہومیوپیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- سیرۃ النبی ﷺ- خبریں
11-45 دوپہر- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
12-15 دوپہر- پشتو پروگرام- روشنی کا سفر-
12-45 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان 19-2-84
1-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-45 دوپہر- اردو کلاس-
3-55 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-30 شام- بنگالی سروس-
5-05 شام- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-55 شام- درود شریف-
6-00 رات- خطبہ جمعہ-
7-00 رات- ڈاکومنٹری دست کاری سلانوالی-
7-25 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات-
8-40 رات- خطبہ جمعہ-
9-55 رات- لقاء مع العرب-
11-05 رات- تلاوت- سیرت النبی ﷺ-
11-40 رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 13- فروری 1999ء

12-45 رات- جرمن سروس-
1-45 رات- چلڈرنز کارنر-
2-20 رات- طبی معاملات- موسوڑوں کے مسائل-
2-50 رات- خطبہ جمعہ-
3-55 رات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
5-05 رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-35 رات- چلڈرنز کارنر-
5-55 صبح- لقاء مع العرب-
7-00 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
10-00 صبح- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس حدیث- خبریں
11-55 دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-15 دوپہر- سرائیکی پروگرام- ملاقات 15-7-94-
1-05 دوپہر- طبی معاملات- موسوڑوں کے مسائل-
1-35 دوپہر- اکسیر صاحب کی گفتگو سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث-
2-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-45 سہ پہر- اردو کلاس-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 شام- ڈینش زبان سیکھئے-
6-00 رات- انڈونیشین پروگرام-
6-55 رات- مختصر ڈاکومنٹری- از چین-
7-00 رات- بنگالی سروس-
8-10 رات- چلڈرنز کارنر- 13-2-99
9-15 رات- لقاء مع العرب-
10-15 رات- التفسیر الکبیر پروگرام نمبر 31-
11-05 رات- تلاوت- درس حدیث-
11-35 رات- اردو کلاس-

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مبارک احمد خالد صاحب مینیجر و پبلشر ماہنامہ خالد و تشحیذ بعارضہ قلب دوسری مرتبہ مورخہ 7- فروری 1999ء سے فضل عمر ہسپتال کے CCU وارڈ میں داخل ہیں- موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب سے عاجزانہ درخواست دعا ہے-

یوم امہات

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں مورخہ 13-2-99 بروز ہفتہ بوقت ساڑھے دس بجے "یوم امہات" کا انعقاد کیا جا رہا ہے- امہات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی بچیوں کے مفاد کے پیش نظر کالج تشریف لا کر اساتذہ سے رابطہ کریں-

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین- ربوہ)

گمشدگی رسید بک

○ ایک عدد رسید بک 22495 صدر انجمن احمدیہ ربوہ جس کی رسید 1- تا 13 مستعمل شدہ ہیں- ربوہ سے گم ہو گئی ہے- اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو دفتر مال آمد میں اطلاع دیں- نیز اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرماویں-

(ایڈیشنل ناظر مال آمد)

محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ

انتقال فرماگئیں

○ احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ کی اہلیہ محترمہ آپا امۃ الرشید شوکت صاحبہ مورخہ 31- جنوری 1999ء کو کیلگری کینیڈا میں وفات پاگئیں ان کی عمر قریباً 79 سال تھی- آپ عرصہ 17 سال (1960ء تا 1977ء) احمدی خواتین کے رسالہ ماہنامہ مصباح ربوہ کی مدیرہ رہیں- حضور ایدہ اللہ نے نماز جنازہ غائب پڑھائی اور اردو کلاس اور بچوں کی کلاس میں ان کا ذکر فرمایا-

منگل 2- فروری کو موصوفہ کی نماز جنازہ مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مربی انچارج کینیڈا نے کیلگری میں پڑھائی- 6- فروری کو موصوفہ کے صاحبزادے ان کا جسد خاکی پاکستان لائے- 7- فروری کو دن دس بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بوجہ موصیہ ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی- قبر تیار ہونے پر محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی-

محترمہ آپا امۃ الرشید شوکت صاحبہ 31- مئی 1920ء کو قادیان میں پیدا ہوئیں- آپ کے والد کا نام میاں چراغ دین صاحب تھا دینیات کلاس قادیان میں تعلیم پائی- 1942ء میں آپ کی شادی حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ اور پرنسپل جامعہ احمدیہ سے ہوئی- مدیرہ مصباح کے علاوہ آپ کو مرکزی مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ میں بھی مختلف شعبوں کی سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی- اپنے محلہ میں کئی سال صدر لجنہ رہیں- 1976ء میں پہلی بار بیرون ملک تشریف لے گئیں بعد ازاں 1984ء میں محترم ملک صاحب مرحوم کے ہمراہ مستقل طور پر کینیڈا شفٹ ہو گئیں- اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیک اور خادم دین اولاد سے نوازا- 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے آپ کی یادگار ہیں- موصوفہ 13 سال تک نصرت گرلز سکول ربوہ میں اور پھر 22 سال تک فضل عمر سکول ربوہ میں پڑھاتی رہیں-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترمہ موصوفہ آپا شوکت صاحبہ کی جملہ خدمات دینیہ کو قبول فرمائے اور اس کے بڑھ چڑھ کر اجر عطا فرمائے اور آپ کے درجات کو ہر لحہ و ہر آن بڑھاتا چلا جائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے- آمین-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21- جنوری 99ء بیت الفضل لندن میں بعد نماز عصر عزیز مکرم اسامہ الیاس خان صاحب ابن مکرم میجر (ر) محمد الیاس خان صاحب لاہور چھاؤنی کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ سارہ بنت مکرم ملک شیر محمد خان صاحب بعوض دس ہزار ڈالر حق مہر پر فرمایا-

عزیز اسامہ الیاس خان محترم راجہ مدد خان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کا پوتا اور مکرم میجر چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ مرحوم سابق امام بیت فضل لندن کا نواسہ ہے-

اور عزیزہ سارہ بنت ملک شیر محمد خان صاحب محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب (ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب) کی نواسی ہیں-

لڑکی کی طرف سے وکیل مرزا سفیر احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب تھے اور لڑکے کی طرف سے اس کے چچا محمد داؤد خان صاحب نے وکالت کے فرائض سرانجام دیئے- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات بنائے- آمین

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب زیروی کوارٹر تحریک جدید ربوہ ابن حضرت مولوی علی شیر صاحب زیروی رفیق حضرت مسیح موعود مورخہ 6 فروری 1999ء کو بعمر 86 سال رحلت فرما گئے- مدرسہ احمدیہ قادیان سے موصوف نے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا ہوا تھا- 285/E-B ضلع ساہیوال کی جماعت کے بطور صدر و سیکرٹری مال رہے- 77ء میں ربوہ آ گئے- روزنامہ الفضل میں چند سال بطور پروف ریڈر کام کرتے رہے- نظارت تعلیم القرآن کے تحت بیت المبارک میں بچوں کو ترجمہ و ناظرہ قرآن شریف پڑھانے کی خدمت سرانجام دیتے رہے- دفتر انصار اللہ مقامی میں بھی دینی خدمت کی توفیق پائی- 7- فروری کو بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی- قبر تیار ہونے پر محترم مولوی محمد صدیق صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ربوہ نے دعا کروائی- موصوف نے ایک بیٹا مکرم سمیع اللہ زاہد صاحب مربی سلسلہ (وکالت تبشیر) اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں-

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے-

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 8- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 18 درجے سنٹی گریڈ
9- فروری- غروب آفتاب- 5-51
10- فروری- طلوع فجر- 5-30
10- فروری- طلوع آفتاب 6-54

عالمی خبریں

شاہ حسین انتقال کرگئے

اردن کے بادشاہ اور عالم اسلام کے ہر دل عزیز رہنما جلالتہ الملک شاہ حسین اتوار کی صبح 11 بجکر 43 منٹ پر اردن کے دارالحکومت عمان میں انتقال کرگئے۔ ان کی عمر 63 سال تھی۔ وہ 46 برس تک اردن کے فرمانروا رہے۔ شاہ کینسر کے مریض تھے ڈاکٹروں نے انکی زندگی سے مایوسی کا اظہار کیا تو وہ امریکہ سے وطن آئے اور اپنے بھائی شہزادہ حسن کی جگہ پر اپنے بیٹے عبداللہ بن حسین کو ولی عہد مقرر کرنے کا اعلان کرکے واپس علاج کے لئے امریکہ چلے گئے جہاں چند دن کے بعد انکی حالت بگڑ گئی تو انہوں نے وطن جانے کی خواہش کی۔ وطن آنے کے دو دن بعد انتقال کرگئے۔ ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے شاہ اردن کی حیثیت سے ملک کا نظم و نسق سنبھال لیا ہے۔ ان کی عمر 28 سال ہے۔ امریکہ اور کئی دیگر ممالک نے شاہ عبداللہ کی حمایت کرنے کا اعلان کیا ہے۔

شاہ حسین کی آخری رسومات

اردن کے مرحوم شاہ حسین کی آخری رسومات میں 40 ممالک کے سربراہان شریک ہوں گے۔ ان کی میت عوام کے دیدار کے لئے رکھ دی گئی۔ شاہ حسین کے آخری لمحات میں ہزاروں اردنی باشندے سخت سردی کے باوجود ہسپتال کے باہر جمع ہوگئے۔ ان کی وفات کی اطلاع سن کر ہزاروں اردنی مرد عورتیں دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔ سرکاری اعلان کے ساتھ ہی اردن کی مساجد اور ریڈیو ٹی وی پر تلاوت قرآن کریم کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔

شاہ حسین کا کارنامہ

شاہ حسین کا سب سے بڑا کارنامہ جو ابھی تک متنازعہ بھی ہے اسرائیل کے ساتھ صلح کا معاہدہ کرنا تھا جس کے ذریعے دونوں ملکوں نے ایک دوسرے کو تسلیم کرکے چالیس سال سے زیادہ طویل حالت جنگ ختم کردی۔ وہ مغرب کے حامی تھے اس کے باوجود انہوں نے عراق کے خلاف 1991ء کی خلیجی جنگ کی مخالفت کی۔

روس کو امریکی دھمکی

امریکہ نے روس کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے شام کو ٹینک شکن میزائل فراہم کئے تو اس کی امداد بند کردی جائے گی۔ یہ امداد 50 ملین ڈالر ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ امریکہ اپنے قانون کے تحت روس کی مالی امداد روکنے کے علاوہ اس پر پابندیاں بھی عائد کرسکتا ہے۔

ایران کی دھمکی

ایران کے سرکاری روزنامے تہران ٹائمز نے کہا ہے کہ اگر شاتم رسول سلمان رشدی نے بھارت کا دورہ کیا تو اسے قتل کردیا جائے گا۔ بھارتی حکام نے سلمان رشدی کو ویزا جاری کرکے خود خطرہ مول لیا ہے۔

برطانیہ میں 20 ہزار تارکین وطن

برطانیہ میں 20 ہزار تارکین وطن نے سیاسی پناہ کی درخواست دے دی ہے۔ حکام نے بتایا کہ نومبر 1997ء سے اکتوبر 1998ء تک 64 ہزار 430- افراد کو غیر معینہ عرصے تک برطانیہ میں رہنے کی اجازت دی گئی۔

کوسووو عالمی کانفرنس

کوسووو کے بحران کو حل کرنے کے لئے فرانس میں فرانس اور برطانیہ کی میزبانی میں عالمی کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔ فرانس کے صدر نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ کوسووو کا بحران جنوب مشرقی ایشیا کے لئے خطرہ بن چکا ہے۔

ملکی خبریں

تارڑ صاحب خاموشی توڑ دیں

قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے صدر مملکت رفیق تارڑ سے کہا ہے کہ وہ چپ کا روزہ توڑیں اور اپنی خاموشی سے باہر نکل کر حکومتی کرپشن میں مداخلت کریں۔ لبرٹی پاور پراجیکٹ اور وائٹ آئل پائپ لائن پراجیکٹ کے نئے معاہدوں سے قومی خزانے کو اربوں کا نقصان ہوگا۔ چیئرمین واپڈا کی شکایت کے باوجود احتساب بیورو نے لبرٹی پاور پراجیکٹ سے ہمارے دور سے بھی زیادہ قیمت پر بجلی کی خریداری کا معاہدہ کرلیا ہے۔ اپوزیشن لیڈر نے اس خط کی کاپی چیف جسٹس' آرمی چیف' احتساب کمشنر اور چیئرمین واپڈا کو بھجوا دی ہے۔

خوفناک حادثہ 13- ہلاک

نارووال مرید کے روڈ پر نارنگ منڈی کے نزدیک بس اور ویگن کے خوفناک حادثے میں بچوں اور خواتین سمیت 13- افراد ہلاک ہوگئے۔ تصادم کی آواز دور دور تک سنی گئی۔ 20- مسافر شدید زخمی ہوئے۔ ویگن مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔

اظہر کی نواز شریف سے ملاقات

مسلم لیگ کے باغی رہنما میاں محمد اظہر نے گذشتہ روز رائے ونڈ میں نواز شریف سے طویل ملاقات کی۔ جس میں گلے شکوے ہونے کے بعد معاملات طے پا جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ ملاقات میں نواز شریف میاں شریف اور شہباز شریف بھی موجود تھے۔

شوگر ملوں کا گھیراؤ

کاشتکاروں نے 10- فروری کو شوگر ملوں کے گھیراؤ کا اعلان کردیا ہے۔ کسان بورڈ کی اپیل پر گنے کی کٹائی بند کردی گئی احتجاج ادائیگیاں نہ کرنے پر ہو رہا ہے۔

کراچی میں بس کا حادثہ

کراچی میں منی بس پل سے گر جانے سے 16- افراد ہلاک اور 19- شدید زخمی ہوگئے۔ حادثہ تیز رفتاری سے اوور ٹیکنگ کے باعث پیش آیا۔